سید عطاء المحسن بخاری

۱

ہندوستان میں فرنگی سامراج کی آمد اور اُس کے برگ و بار

ہندوستان کی سرزمین اپنے تخلیقی و جغرافیائی محلِ وقوع کے اعتبار سے پوری دنیا میں منفرد ہے۔ اس کے شمال میں ہمالیہ کا فلک بوس سلسلۂ کوہ اس طرح واقع ہے کہ مشرق و مغرب پر محیط ہے۔ اس کی لمبائی پندرہ سو میل اور چوڑائی ڈیڑھ سو سے اڑھائی سو میل پر محیط ہے۔ مشرق میں ہمالیہ کی طلوع ہونے والی شاخیں گارد۔ کھاسیا۔ لوشائی آسام کے میدانوں کے سینہ میں اُتر جاتی ہیں اور مغرب میں کوہ قراقرم، کوہ ہندوکش اور کوہ سلیمان کی سرکش و فلک بوس چوٹیاں سورج کو اپنی آغوش میں چھپا لینے کے لئے صدیوں سے مصروف ہیں۔ شمال کی یہ فصیل پھاند کر کوئی حملہ آور ہندوستان میں داخل ہونے کی ہمت نہیں کر سکا کہ اس پر ہمیشہ برف نے پہرے جمائے رکھے ہیں اور سال کا کوئی دن ایسا طلوع نہیں ہوتا کہ کوئی ادھر سے گزرنے کی راہ بھی دیکھ سکے البتہ ہندوستان کے شمال مغرب میں کوہ سلیمان کے ایسے چور راستے ہیں جنہوں نے حملہ آوروں کو ہندوستان میں آنے کی راہ دکھائی مثلاً درۂ خیبر، درۂ کرم، درۂ ٹوچی، درۂ گومل، درۂ بولان۔ یورپین سامراجی حملہ آوروں سے پہلے تمام حملہ آور انہی گم سم راستوں سے ہندوستان میں آئے جن میں سے کچھ تو حُسنِ ہندی میں ایسے کھوئے کہ یہیں پیوندِ خاک ہو گئے اور کچھ انہی راہوں سے واپس جانے میں کامیاب بھی ہوئے۔ مشرقی ہندوستان میں شدید طوفانی بارشیں ہوتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے حملہ آور اس راستہ سے بھی دولتِ ہند پر قبضہ کرنے میں ناکام رہے ہیں یہاں گنجان جنگل اور دلدلی علاقے ہیں جو حفاظتِ ہند کا قدرتی ذریعہ ہیں۔

جنوبی ہندوستان کا وہ ساحلی علاقہ جو ڈیلی پربت سے لے کر راس کماری تک پھیلتا چلا گیلہے مالابار کہلاتا ہے۔ یہ ساحل پانچ ہزار میل لمبا ہے۔ کالی کٹ، کنانور، دنا د اس میں چھوٹی چھوٹی تین ریاستیں تھیں۔ کالی کٹ کا حکمران زمیورن (سموری) تھا، کوچین اور کنانور کا حاکم راجکمار نارائن تھا۔ کالی کٹ کی بندرگاہ کو اس پورے ساحل میں مرکزیت حاصل تھی۔

پہلی صدی عیسوی میں جب ایک یونانی جہازران نے موسمی ہواؤں کے رُخ دریافت کئے اور جہازرانی میں آسانیاں پیدا ہوئیں مالاباری اس سے بھی پہلے مغرب و مشرق کے دور دراز شہروں سے تجارت کیا کرتے تھے۔ بابل، نینوا، اسکندریہ، روما، یونان، اور یہودی بھی اپنے سیاسی زمانۂ عروج میں مالاباریوں کے ساتھ تجارت کیا کرتے تھے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت مالابار کے علاقہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی قدیم آبادیاں ہیں۔ فونیقیوں کے ساتھ باریوں کے مراسم پر حال میں تحقیق ہو چکی ہے۔ بعد میں جنوب مشرقی افریقہ کے ساتھ بھی مالاباری تجارت کرتے رہے۔

چھٹی صدی عیسوی میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحمت کی چادر تان دی اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔ ساتویں صدی میں اس کائنات کا سب سے بڑا اور پُرامن انقلاب جزائر عرب میں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔ اللہ کا دین اسلام مکمل ہوگیا اور اللہ کی نعمتِ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں پوری ہو چکی تھی۔ اب مسلم و مومن عرب دینِ اسلام کو جزائرِ عرب سے باہر پہنچانے کی فکر میں تھے۔ عرب مسلمان آج کے مسلمان جیسا نہ تھا بلکہ وہ اگر حاکم تھا تو مبلغِ اسلام بھی تھا وہ تاجر تھا تو مبلغِ اسلام تھا وہ جرنیل اور فاتح تھا تو بھی مبلغِ اسلام تھا۔ ان کی رگ و پَے میں اسلام نے گھر کرلیا تھا اور ان کے اعمال دینِ محمدی کے چشمۂ صافی سے اُبلتے ہوئے وہ فوارے تھے جن کی نمی ہوائے محبت کے دوش پر کرۂ ارضی کو ایک سو پچاس برس تک نم ناک کر کے اس کی زرخیزی میں روز افزوں اضافہ کرتی رہی۔ قلب و روح کا یہی وہ سوز و ساز تھا جو مسلمان عرب تاجروں کو آٹھویں صدی میں کشاں کشاں مالابار لے آیا۔

مالاباری حکمران جو اسلام سے قبل بھی عربوں کے شناسا تھے انہوں نے ان نو واردوں کو بھی قلب کی وسعتوں میں جگہ دی مگر ان عربوں اور ماضی کے عربوں میں نمایاں فرق تھا۔ یہ سراپا محبت و مودت تھے۔ عجز و انکسار ان کا شیوہ تھا اور وہ صدق و صفا کے پیکر تھے آدمیت و انس ان

کے اعمال سے چھلکا پڑتے تھے۔ خدمت انسانی اور انسانوں کو برابری و برادری کی سلک مروارید میں پرنا ان کا پیشہ اُن کی ان صفات عالیہ نے مالابار یوں کا من موہ لیا، دل جیت لیا اور وہ مالابار کی تجارت پر چھا گئے۔ لوگ ان کے گرویدہ ہو گئے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور آپس میں رچ بس گئے۔ بعض عرب مسلمانوں نے مقامی خواتین سے شادیاں بھی کیں جو عرب و ہند تعلقات کی نشاۃ ثانیہ کی ایک مضبوط اور قوی کڑی ثابت ہوئیں اور ان کی دوسری و تیسری نسل بقاء وارتقاء اسلام اور وسعت و استحکام تجارت و معیشت میں مثالی کردار سرانجام دینے میں کامیاب و کامران ہوئی۔ قاہرہ، تیونس، بصرہ اور حلب میں مالاباریوں کی تجارت کے مضبوط ترین مرکز بن گئے اور مسلمان عرب مالابار کی تجارت پر پانچ چھ سو برس بلا شرکت غیرے چھائے رہے اور مالابار امن و آشتی، محبت و اخوت کا گہوارہ بن گیا معیشت و اقتصادیات میں مالابار گوشۂ بہشت تھا۔ عرب مسلمانوں نے تعلیم و تبلیغ کے مرکز بھی بنائے اور دو عظیم الشان مسجدیں بھی تعمیر کیں۔ عرب مسلمان اپنی محنت سے حکمرانوں کے دل میں بھی گھر کر چکے تھے یہاں تک کہ زیمورن کے بحری کپتانوں میں مسلمان کپتان بھی موجود تھے عبدالرحمٰنؒ اور علی خواجہؒ۔

عرب مسلمان چونکہ رومی عیسائیوں، یہودیوں اور مجوسیوں کو سیاسی طور پر مغلوب کر چکے تھے اور مسلمان اقتصادی و معاشرتی طور پر بھی دنیا کی قوموں پر غالب آ چکے تھے۔ کفار و مشرکین اپنی شکستوں کا انتقام لینے کے لئے ہر وقت اسی اُدھیڑ بُن میں لگے رہتے تھے۔ اُنہوں نے جس طرح مرکز اسلام میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کی بار بار کوشش کی اسی طرح وہ مسلمانوں کو معیشت پر غالب ہوتا دیکھ کر چین سے نہ بیٹھ سکے اور انہوں نے ہندوستان کے اس ساحل مراد تک پہنچنے کے لئے کوششیں تیز کر دیں۔

مالابار میں مقیم یہودیوں اور عیسائیوں نے مغرب کے فرنگی حکمرانوں کو مسلمانوں کے تجارتی و معاشی غلبہ و استحکام سے مطلع کیا تو انہوں نے بحری راستوں کی تلاش شروع کر دی۔ قزاقی ان کا پیشہ و شیوہ تو تھا ہی اس پر یہ مشورہ تازیانہ ثابت ہوا اور پرتگال کے شہزادہ ہنری نے چرچ کی اجازت و اعانت سے اس ہلاکت آفریں مہم کا آغاز کیا۔ پرتگالیوں نے اس مہم پر قومی زندگی کے سو سال داؤ پر لگا دیئے۔ پندرہویں صدی کے آخر میں کئی سمندری مہموں کے بعد پرتگالی افریقہ کا مغربی ساحل راس امید افریقہ کے جنوب مشرقی ساحل کا کچھ حصہ دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے ان سمندری

کامیابیوں نے پرتگالیوں کا حوصلہ بڑھایا اور انہوں نے ۲۷ برس کے قوی البنتہ وحشی پرتگالی واسکوڈی گاما کا انتخاب کیا اور اسے ساحل ہند کی دریافت کے لئے آمادہ و تیار کیا۔ واسکوڈی گاما ۸ رجولائی ۱۴۹۷ء میں تین بحری جہازوں پر مشتمل بحری بیڑہ لیکر نکل کھڑا ہوا۔ اس کے بڑے جہاز کا وزن ۱۵۰ ٹن تھا۔ راستہ میں موزنبیق کے حکمران نے واسکوڈی گاما کے لئے مشکلات پیدا کیں تو اس نے اپریل ۱۴۹۸ء میں زنجیبار سے دو سو میل شمال میں بلندہ کی بندرگاہ میں پڑاؤ کیا۔ بلندہ کے سردار نے اس وحشی بحری آؤ بھگت کی۔ اس نے نئے راستہ پر جانے کی پریشانی کا اظہار کیا، مسلمان عرب چونکہ بحر ہند کے راستوں سے واقف تھے۔ اس لئے گاما نے ایک مسلمان عرب جہاز ران ابن ماجدؒ کی خدمات بذریعہ اہل بلندہ حاصل کیں۔ ابن ماجد اس آبی وحشی کو جون ۱۴۹۸ء میں مالابار لے آیا اور کالی کٹ سے آٹھ میل شمال کی ایک آبادی میں لنگر انداز ہوئے۔ زیموَن مالابار کے حکمران نے اس پرتگالی کو باقی بارہ ساتھیوں سمیت نواز احسن سلوک کیا اور باہمی تجارت کی اجازت دی۔

یہ شخص اس قدر گنوار تھا کہ راجہ زیموران کے لئے یہ کوئی تحفہ و ہدیہ بھی پیش نہ کر سکا، اس شعور سے محروم تھا۔ چند دن یہ اپنے جہازوں پر مالاباری تاجروں کی آمد پر منتظر رہا مگر وہ لوگ نہ آئے ان کی عادتوں اور حرکتوں کا انہوں نے خوب غور سے جائزہ لیا۔ ان کا بیکار مال دیکھا اور خریدنے سے انکار کر دیا۔ گاما زیمورن کے ہاں شاکی ہوا تو زیمورن نے دوسرا احسان کیا اور اس کا تمام بیکار مال خرید کر مالابار کی منڈی میں ڈلوا دیا۔ واسکو نے زیمورن سے مال لیا اور ایک تونسی مسلمان جو ہسپانوی زبان جانتا تھا اور جسے پرتگالی اپنی زبان میں "مون سشیدی" کہتے تھے کے ذریعے کالی کٹ مالابار کی منڈی سے وہ مال خریدا جس کی پرتگال میں مانگ تھی۔ واسکو واپسی کی تیاری کر کے جانے والا تھا کہ زیموین سے اس کا جھگڑا ہو گیا۔ اغلب یہ ہے کہ اس نزاع کی وجہ مالاباری مسلمان تاجروں کے بارے میں واسکو کا نازیبا رویہ تھا۔ زیموَن نے اس بات پر گاما کو سرزنش کی جس کے نتیجہ میں واسکو جاتے جاتے پانچ مالاباری افراد پکڑ کر ساتھ لے گیا۔ پرتگال پہنچتے پہنچتے اس کے بچئے ادھڑ گئے ایک جہاز تباہ ہو گیا۔ ایک سو ستر میں سے صرف پچپن ساتھی زندہ بچے باقی آبی انتقام کا لقمۂ تر بنے۔

واسکو نے پرتگال پہنچ کر الوریز کبرال کی کمان میں تیرہ جہازوں کا بحری بیڑہ تیار کیا اور ۹ رمارچ ۱۵۰۰ء کو ہندوستان کی طرف روانہ کر دیا۔ جس راستہ کو واسکو نے ابن ماجد مرحوم کے ذریعہ

دریافت کر لیا اس راستہ پر الوریز کبرال چلا۔ چھ ماہ بعد اس بیڑہ کا ایک جہاز ۱۳ اگست ۱۵۰۰ء میں کالی کٹ مالا بار پہنچا باقی چھ ۱۳ ستمبر ۱۵۰۰ء کو پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ باقی چار جہاز راس اُمید کے پاس غرقِ ظلمات ہوئے۔ الوریز کبرال نے باہمی تجارت کی اجازت مانگی مگر زیمورن نے واسکوڈی گاما کی بربریت کی وجہ سے انکار کر دیا۔ کبرال کئی ماہ سمندر میں رہا اور عذر د معذرت کر کے سمجھوتہ میں کامیاب ہوگیا۔ یہ زیمورن کی بہت بڑی غلطی تھی انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے کوٹھیاں بنائیں اور ان پر پرتگالی جھنڈا لہرا دیا اور یوں معیشت سے سیاست کی طرف ایک قدم بڑھنے میں کامیابی حاصل کی۔ پورے دو ماہ یہ دوسرا بحری قزاق مالا بار رہا۔ صرف دو جہازوں پر مال خرید کر لاد سکا۔

کافر کا فر کا معاون ہوتا ہے کے اصول پر زیمورن نے کبرال کو تمام کالی مرچ خریدنے کی اجازت دے دی۔ ادھر عرب مسلمان بھی خرید رہے تھے اور جہاز لادنے میں مصروف تھے۔ یہ پرتگالی وحشی قزاق انہیں دیکھتے ہی آگ بگولا ہو گئے۔ عربوں کو مارا پیٹا اور جہاز چھین لیا شہر میں اطلاع ہوئی تو لوگوں نے پرتگالی فیکٹری پر دھاوا بول دیا۔ فیکٹری میں ستر آدمی تھے۔ آدھے تیغ انتقام نے زیرنگین کئے۔ الوریز کبرال نے دوسرے دن چھ سو مالا باری ملاحوں کو قتل کر دیا چند کو کشتیوں سمیت زندہ جلا دیا۔

پرتگالیوں کا تیسرا ظلم تھا جو انہوں نے مالا باری مسلم باشندوں کے ساتھ کیا پھر اسی پر بس نہ کی اور دو دن مسلسل گولہ باری کرتا رہا کمپنی کی حکومت کے مصنف کا یہ کہنا کہ "نہ تو پرتگالی حکومت قائم کر سکے نہ ان کا یہ ارادہ تھا" سراسر غلط ہے۔ زیمورن کبرال کے ظلم و تشدد کا بدلہ لینے کے لئے تیاری کرنے لگا تو پرتگالی کپتان بھاگ نکلا اور ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے چلتے اسے ایک اور آبادی کا پتہ چلا۔ یہ کنانور کوچین کی بندرگاہ تھی۔ کبرال نے اسے زیادہ محفوظ خیال کیا کچھ دن وہاں قیام کیا مزید مال لیا اور واپس پرتگال چلا گیا۔ پرتگالی حکمران ہندوستان میں اقتدار قائم کرنے کا پروگرام بنا چکے تھے۔ ان کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ عرب مسلمان تاجر اور مالا باری مسلمان تھے جن کا اقتدار میں بھی کچھ رسوخ پیدا ہوگیا تھا۔ لہذا واسکوڈی گاما اس مہم پر دوبارہ ہندوستان کی طرف چل نکلا۔

اب کے وہ بیس (۲۰) جہازوں کے بحری بیڑے کیساتھ آراستہ تھا۔ فروری ۱۵۰۲ء میں یہ

روانہ ہوا۔ ساحلِ ہند کے قریب پہنچا تو مسلمانوں کے ایک تجارتی جہاز پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کے کپتان جوہر آفندی نے بہت سمجھایا بجھایا مگر ماڈرن سولائزیشن کا وحشی نہ مانا اور وہ ظلم و ستم کیا کہ سمندر کا سینہ بھی خوفِ الم سے شق ہو گیا۔ عورتوں، بچوں بوڑھوں سب کو قتل کیا۔ مال لوٹ لیا اور جہاز چھین لیا۔ مسلمانوں کے خلاف پرتگالیوں کا یہ پانچواں حملہ تھا۔

۲۹ر اکتوبر ۱۵۰۲ء کو واسکوڈی گاما کالی کٹ پہنچا اور پہنچتے ہی پہلا مطالبہ یہ کیا کہ مسلمان عرب تاجر اور موپلے مسلم و غیر مسلم تمام کو زیمورن اپنی ریاست مالابار سے دیس نکالا دے دے۔ اس نے انکار کیا تو واسکوڈی گاما نے کالی کٹ پر گولا باری شروع کر دی اور چاول لے جانے والے جہازوں کے مسلم و غیر مسلم آٹھ سو ملاحوں کو قتل کر دیا جہازوں کو لوٹ لیا۔

پرتگالیوں نے چند برسوں میں دو ہزار انسان مسلم و غیر مسلم قتل کر دیئے اور کئی لاکھ روپے کا مال لوٹ لیا اور مالابار کا امن و سکون تباہ و برباد کر دیا۔ قزاقی و بربریت کا مظاہرہ کر کے یہ پرتگالی بدمعاش کوچین کی طرف چلا گیا۔ کوچین کنانور میں اپنے قلعے اور فیکٹریوں کو مضبوط و محفوظ کر کے یکم ستمبر ۱۵۰۳ء میں واپس پرتگال چلا گیا اور پرتگالی ہند کے مقبوضات کی حفاظت کے لئے "سودرے" کی کمان میں ایک فوجی بحری بیڑہ چھوڑ گیا۔ بعد میں زیمورن نے کوچین کے راجکمار نارائن کو فہمائش کی تو وہ بھی اینٹھنے لگا۔ زیمورن نے حملہ کیا نارائن نے ایڈ اپلی میں زیمورن کا مقابلہ کیا اور شکست کھائی راجکمار نارائن قتل ہوا۔ پرتگالی لوگ بھاگ کر ایک جزیرے کے سمندر میں چھپ گئے۔ اس عرصہ میں البوکریک (یا البوقرق) پروگرام کے مطابق پہنچ گیا اور یہاں کی صورتِ حال سے نمٹنے کے لئے جنگ میں کود پڑا۔ زیمورن کی فوجیں غیر تربیت یافتہ اور وحشتِ بحری سے ناآشنا تھیں ہزیمت اٹھا کر بھاگ کھڑی ہوئیں زیمورن نے پرتگالیوں کی شرائط پر کوچین سے سمجھوتہ کر لیا۔ اب کوچین ان کی مستقل سیاسی مرکزی جگہ تھی۔

(جاری ہے)

چیچا وطنی میں نقیب ختم نبوت
مولانا ارشاد احمد خان دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد بلاک ۱۲ سے حاصل کریں